انجکشن کا بیان

انجکشن کے ذریعے بدن میں دوا یا غذا پہنچانے کا یہ طریقہ نہ عہد رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں تھا نہ ائمہ مجتہدین کے زمانے میں یہ طریقہ سامنے آیا نہ قدیم فقہاء کے دور میں یہ طریقہ ایجاد ہوا تھا بلکہ انجکشن کا یہ طریقہ بعد میں ماضی قریب کی ایجاد ہے۔ اس لئے اس نئے مسئلے کا واضح حکم نہ حدیث میں مل سکتا ہے نہ قدیم فقہاء کی ذکر کردہ جزئیات اور مسائل میں البتہ اصول فقہ کے قواعد ونظائر اور قدیم فقہاء کے ذکر کردہ جزئیات و مسائل کو سامنے رکھ کر اس مسئلہ کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔

الحمد للہ علمائے اسلام نے دوسرے جدید مسائل کے حل کی طرح اس اہم مسئلہ کے حل میں بھی بڑی عرق ریزی کے ساتھ کوشش کی ہے لیکن یہ مسئلہ چونکہ ایسا تھا کہ شرعی دلائل کی بنیاد پر اس میں دو رائے ہو سکتی تھیں اس لئے عصر حاضر کے بڑے بڑے متبحّر متقی اور جلیل القدر علماء کے درمیان اس مسئلہ کے بارے میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے اور ایسے مسائل جن میں دو رائے ہو سکتی ہیں ان میں مخلصین اور سمجھداروں کی رائے میں اختلاف کا ہونا ایک فطری بات ہے اور مسائل میں علماء کا اس طرح کا اختلاف جس میں تفرقہ، پارٹی بازی اور لڑنے جھگڑنے سے پرہیز کیا جائے، امت کے لئے باعث رحمت اور آسانی کا سبب بنتا ہے اس مختصر تمہید کے بعد اب یہ معلوم کرنا چاہیں گے کہ انجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

کیا انجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

انجکشن لگوانے کے بارے میں بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ گوشت میں انجکشن لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ عروق اور رگ میں انجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ کسی بھی انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ رگ میں لگایا جائے یا گوشت میں، خواہ اس کے ذریعے بدن میں دوا پہنچائی جائے یا غذا بہر حال روزہ قائم رہتا ہے۔

انجکشن لگوانے سے روزہ نہ ٹوٹنے کے دلائل

جو علمائے کرام انجکشن لگوانے سے روزہ نہ ٹوٹنے کے قائل ہیں وہ اپنی رائے کے حق میں جو دلائل پیش کرتے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ کتب فقہ میں صراحت کے ساتھ یہ حکم موجود ہے کہ اگر کوئی روزہ دار ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کرے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ غسل کا یہ اثر اور ٹھنڈک مسامات کے ذریعے بدن میں پہنچ جاتی ہے۔

۲۔ فقہ کی کتابوں میں یہ وضاحت بھی موجود ہے کہ اگر کسی روزہ دار نے اپنی آنکھوں میں دوا ڈالی یا سرمہ لگایا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ وہ اس دوائی یا سرمہ کا مزہ بھی حلق میں محسوس کرے اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ وہ مزہ یا رنگ مسامات کے ذریعے پہنچتا ہے۔

۳۔ سانپ بچھو وغیرہ زہریلے جانور اپنے نیش اور ڈنگ کے ذریعے اپنا زہر بدن میں داخل کرتے ہیں اور وہ زہر بدن کے اندر یقینی طور پر پہنچ جاتا ہے اور اس کا اثر بھی اکثر بدن کے اندر

سرایت کر جاتا ہے مگر اس سے بالاتفاق روزہ نہیں ٹوٹتا اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ زہریلے جانور کا یہ زہر مسامات کے ذریعے بدن میں پہنچتا ہے۔

۴۔ روزہ اس وقت ٹوٹ جاتا ہے جب کوئی غذا یا دوا کسی اصلی منفذ (یعنی قدرتی سوراخ) کے ذریعے معدہ میں پہنچ جائے اور دماغ کے بارے میں بھی فقہاء نے جو یہ لکھا ہے کہ جب دماغ تک کوئی غذا یا دوا پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ دماغ سے ایک قدرتی منفذ یعنی سوراخ معدہ کو گیا ہے اور جو چیز بھی دماغ کو پہنچ جاتی ہے تو وہ اس منفذ کے ذریعے معدہ میں پہنچ جاتی ہے اور انجکشن کے ذریعے جو دوا بدن میں داخل کی جاتی ہے اس کے بارے میں یہ معلوم نہیں کہ وہ معدہ کو پہنچتی بھی ہے یا نہیں؟ اور اگر یہ معلوم ہو بھی جائے کہ وہ دوا یا غذا معدہ میں پہنچ جاتی ہے تو پھر بھی وہ کسی اصلی منفذ یعنی قدرتی سوراخ کے ذریعے معدہ تک نہیں پہنچتی۔ بلکہ ڈاکٹروں کی تحقیق سے اور تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ وہ دوا یا غذا مسامات اور رگوں کے ذریعے بدن میں پہنچتی ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ جیسا کہ غسل کے ذریعے ٹھنڈک حاصل کرنے یا آنکھ میں سرمہ اور دوا ڈالنے یا بچھو وغیرہ کے ڈسنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ جن علمائے کرام کے نزدیک انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا ان کے نزدیک روزہ فاسد ہونے کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں۔ ایک یہ کہ کوئی غذا یا دوا وغیرہ معدہ یا دماغ میں پہنچ جائے۔ دوسرا یہ کہ یہ دوا وغیرہ کا پہنچنا بھی بدن کے قدرتی سوراخوں جیسے منہ، حلق، ناک اور کان وغیرہ کے ذریعے ہو۔ ان دونوں شرائط پر بعض فقہاء کی تصریحات بھی موجود ہیں۔[1] اور وہ ان شرائط کو صاحبین یعنی حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ

---

[1] وما وَصَلَ إلَى الْجَوْفِ أو إلَى الدِّمَاغِ من الْمَخَارِقِ الْأَصْلِيَّةِ كَالْأَنْفِ وَالْأُذُنِ۔۔۔۔ فَسَدَ صَوْمُهُ أَمَّا إذَا وَصَلَ إلَى الْجَوْفِ فَلَا شَكَّ فيه لِوُجُودِ الْأَكْلِ من حَيْثُ الصُّورَةِ وَكَذَا إذَا وَصَلَ إلَى الدِّمَاغِ لأن له منفذا إلَى الْجَوْفِ فَكَانَ بِمَنْزِلَةِ زَاوِيَةٍ من زَوَايَا الْجَوْفِ۔ (بدائع الصنائع، ج ۲، ص ۹۳)

تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔[1] لیکن صحیح یہ ہے کہ صاحبین نے ان شرائط کی تصریح نہیں فرمائی بلکہ ”آمّہ اور جائفہ“ جیسے مسائل سے بعض فقہاء نے یہ سمجھ لیا ہے کہ صاحبین کے نزدیک روزہ ٹوٹنے کے لئے ضروری یہ ہے کہ دوا یا غذا قدرتی سوراخوں کے ذریعے بدن میں داخل ہو۔ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک قدرتی راہ اور سوراخ ضروری نہیں بلکہ ان کے نزدیک جس راہ اور جس طریقے سے بھی دوا یا غذا بدن میں پہنچ جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے حالانکہ یہ انتساب صحیح نہیں جیسا کہ آنے والے بیان سے انشاء اللہ اس بات کی وضاحت ہو جائے گی۔ بلکہ اگر یقین سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ غذا یا دوا بدن کے اندر پہنچ گئی خواہ وہ قدرتی سوراخوں کے ذریعے پہنچے یا کسی مصنوعی سوراخ سے تو سب کے نزدیک اس سے بالاتفاق روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

انجکشن لگوانے سے روزہ فاسد ہو جانے کے دلائل

جن علماء کے نزدیک انجکشن سے روزہ فاسد ہوتا ہے اور انہوں نے اپنی اس رائے کے حق میں جو دلائل لکھے ہیں نیز وہ دلائل جو اس رائے کے حق میں فقہ کی کتابوں کے مطالعہ سے ذہن میں آتے ہیں ان کو اختصار کے ساتھ آسان لفظوں میں یہاں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں تاکہ عام مسلمانوں کے لئے بھی اس کا سمجھنا آسان ہو۔

وفی البحر لِأَنَّ الِادِّهَانَ غَيْرُ مُنَافٍ لِلصَّوْمِ لعدم وُجُودِ الْمُفْطِرِ صُورَةً وَمَعْنًى وَالدَّاخِلُ من الْمَسَامِّ لَا من الْمَسَالِكِ فَلَا يُنَافِيهِ كما لو اغْتَسَلَ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ وَوَجَدَ بَرْدَهُ۔ (البحر الرائق، ج ۲، ص ۲۷۳)

[1] وَأَمَّا ما وَصَلَ إلَى الْجَوْفِ أو إلَى الدِّمَاغِ عن غَيْرِ الْمَخَارِقِ الْأَصْلِيَّةِ بِأَنْ دَاوَى الْجَائِفَةَ وَالْآمَةَ۔۔۔۔ وَعِنْدَهُمَا لَا يُفْسِدُ هُمَا اعْتَبَرَا الْمَخَارِقَ الْأَصْلِيَّةَ لِأَنَّ الْوُصُولَ إلَى الْجَوْفِ من الْمَخَارِقِ الْأَصْلِيَّةِ مُتَيَقَّنٌ بِهِ وَمِنْ غَيْرِهَا مَشْكُوكٌ فيه فَلَا نَحْكُمُ بِالْفَسَادِ مع الشَّكِّ۔ (بدائع الصنائع، ج ۲، ص ۹۳)

وفی الكفاية ناقلاً عن الايضاح ”وما وصل الى الجوف او الى الدماغ من غير المخارق المعتاد نحو ان يصل من جراحة فانه يفطر عند ابی حنيفة رحمة الله تعالیٰ عليه و قالا لا يفطر لان الصوم هو الامساک انما يقع عن المخارق المعتاد و ما ليس بمعتاد لا يعدا مساگا و ابو حنيفة رحمه الله تعالیٰ يعتبر الوصول“۔ (الكفاية، فتح القدير، ج ۲، ص ۲۶۶، ۲۶۷)

انجکشن لگوانے کے باوجود روزے کا قائم رہنا مقصدِ روزہ کے خلاف ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے روزہ کی حکمت اور اس کا ثمرہ تقویٰ بیان فرمایا ہے اور تقویٰ کی حقیقت اس وقت پیدا ہو سکتی ہے کہ جب روزہ دار کچھ مجاہدہ اور نفس کے ساتھ مقابلہ کرے مثلاً اگر اس کو بھوک پیاس لگی ہو اور اس کے سامنے غذا وغیرہ اور حلال پاک سامان بھی موجود ہو مگر پھر بھی وہ اس لئے نہیں کھاتا پیتا کہ اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کیونکہ کھانے پینے وغیرہ سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے تو ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں حلال چیزوں سے پرہیز کرتا ہے تو وہ یقیناً دائمی حرام چیزوں سے بطریق اولیٰ پرہیز کرے گا۔

اب اگر انجکشن کے بارے میں یہ کہا جائے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو جب بھی کسی کو بھوک یا پیاس ستائے گی تو وہ ڈرپ کے ذریعے بدن کو غذا پہنچا کر بھوک کو مٹائے گا اگر تھوڑا سا بدن یا سر میں درد ہو تو وہ اس کے لئے درد کا انجکشن لگوائے گا اور اگر کوئی شخص نشہ کا عادی ہو تو وہ روزہ کی حالت میں نشہ آور انجکشن لگائے گا۔ اس طرح تو روزہ میں نہ کوئی مجاہدہ اور ریاضت ہوگی اور نہ کوئی روزہ دار روزہ کی حالت میں نشہ کو چھوڑے گا اور نہ اس سے تقویٰ پیدا ہوگا لہٰذا انجکشن مقصد روزہ کے خلاف ہے اس لئے اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

انجکشن معنوی کھانا پینا ہے

کھانا پینا تین طرح کا ہوتا ہے۔ اس کی ایک قسم صوری اور معنوی ہے، دوسری قسم صرف صوری ہے، تیسری قسم صرف معنوی ہے۔

کھانے پینے کی صوری و معنوی قسم یہ ہے کہ کوئی غذا یا دوا منہ سے کھائی یا پی جائے اور وہ معدہ میں پہنچ کر وہاں قرار پکڑ لے۔ اور صرف صوری کھانے پینے سے مراد یہ ہے کہ کوئی ایسی چیز کھا پی لی

جائے جو بدن کے لئے نہ مفید ہو اور نہ روزہ دار کے لئے لذت بخش۔ مثلاً کوئی کنکر وغیرہ جیسی چیز منہ کی راہ سے کھا پی لے اور معدہ میں پہنچ جائے اور وہاں قرار پکڑ لے اور صرف معنوی کھانے پینے کا مطلب یہ ہے کہ بدن کے لئے مفید یا روزہ دار کو لذت بخش چیز حلق کے علاوہ کسی دوسری راہ خواہ وہ قدرتی سوراخ ہو یا مصنوعی انسان کے بدن میں اس طرح داخل کی جائے کہ وہ اس میں چھپ جائے اور جلدی نکلنے کا احتمال نہ ہو مثلاً کان وغیرہ کے ذریعے سے یا کسی گہرے زخم کے ذریعے دوا بدن کے اندر داخل کی جائے۔ ان تینوں صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ کفارہ صرف صوری اور معنوی طور پر کھانے پینے سے لازم ہو گا۔ صرف صوری یا صرف معنوی کھانے پینے سے صرف قضا لازم آتی ہے اور انجکشن معنوی قسم میں داخل ہے، اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ اس کے ذریعے بدن کے اندر غذا یا دوا یا کسی نشہ آور چیز کو داخل کیا جاتا ہے۔ جس سے نشہ کا عادی اس سے لذت اور عارضی قوت ونشاط حاصل کرتا ہے یا وہ بدن کے لئے مفید ہوتی ہے۔

انجکشن سے کھانے پینے، دوا یا غذا کا مقصد حاصل ہوتا ہے

شریعت اسلامی میں صرف الفاظ اور صورت کا اعتبار نہیں بلکہ معانی اور مقاصد کا بھی بڑا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ مثلاً روزے کے کچھ مسائل ایسے ہیں جو بظاہر ایک قسم کے معلوم ہوتے ہیں مگر معانی اور مقاصد کے لحاظ کی وجہ سے ان کے احکام مختلف ہوتے ہیں اس کی چند مثالیں یہ ہیں:

ا۔ اگر کوئی کان میں تیل ٹپکا دے تو اس سے بالاتفاق روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ اس سے بدن کی اصلاح مقصود ہوتی ہے۔ اس کے برعکس اگر کسی نے قصداً کان میں پانی ڈال دیا تو اس میں علماء کا اختلاف ہے اور بہت سے علماء کے نزدیک اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۲۔ اگر کوئی شخص عام مٹی کھائے تو اس سے صرف قضا لازم آتی ہے، کفارہ واجب نہیں۔ اس کے برعکس اگر کوئی شخص ارمنی مٹی یا وہ مٹی کھائے جس کے کھانے کی اسے عادت ہے تو کفارہ لازم ہوتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ پہلی قسم کے کھانے سے مقصود بدن کی اصلاح یا لذت نہیں جبکہ دوسری قسم میں بدن کو مزہ حاصل ہوتا ہے۔

۳۔ اگر کسی نے لعاب تھوک کر چاٹا یا کسی دوسرے کا تھوک نگل گیا تو صرف قضا واجب ہے کفارہ لازم نہیں۔ لیکن اگر کسی شخص نے اپنے محبوب کے تھوک کو چاٹ لیا یا کسی بزرگ شخصیت کے تھوک کو چاٹا تو کفارہ لازم ہوگا۔ کیونکہ پہلی صورت سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہوتا جبکہ دوسری صورت میں لذت وغیرہ جیسا مقصد حاصل ہوتا ہے۔ اس طرح بہت سی مثالیں صرف روزے کے مسائل میں ملتی ہیں جن میں بظاہر ایک قسم کے مسائل کے احکام میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

اس اختلاف کی وجہ معنی و مقصد کا حاصل ہونا یا نہ ہونا ہے لہٰذا انجکشن لگانے سے بھی بدن کی اصلاح یا نشہ کی لذت مقصود ہوتی ہے اس لئے اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

بدن کے اندر غذا یا دوا کسی بھی طریقے سے پہنچ جائے اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

کتب فقہ میں یہ بات بھی صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک روزے کے فاسد ہونے کے لئے صرف اتنی بات ضروری ہے کہ کوئی غذا یا دوا وغیرہ بدن کے اندر کسی طرح بھی پہنچائی جائے اور وہ بدن میں ٹھہر جائے خواہ وہ غذا یا دوا کسی اصلی منفذ اور قدرتی سوراخ کے ذریعے پہنچائی جائے یا کسی مصنوعی طریقے اور سوراخ کے ذریعے سے۔ لہٰذا ان کے

نزدیک روزے کے ٹوٹنے کا دارومدار صرف غذا یا دوا کے پہنچنے پر ہے۔[1] یہ تو ظاہر ہے کہ انجکشن کے ذریعے معدہ بلکہ پورے بدن میں دوا اور غذا پہنچائی جاتی ہے۔

روزہ فاسد ہونے کے لئے ضروری نہیں کہ کھانا پینا خِلقی اور قدرتی سوراخوں کے ذریعے بدن میں داخل ہو

فقہ کی کتابوں میں آمہ اور جائفہ یعنی کھوپڑی اور پیٹ کے زخم کی دوا کے متعلق حکم صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ اگر اس کے بارے میں یہ علم و یقین ہو جائے کہ ان زخموں کے ذریعے دوا پیٹ یا دماغ کے اندر پہنچ گئی ہے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے خواہ زخم پر ڈالی گئی دوا خشک ہو یا تر۔ البتہ اگر دوا کا پہنچنا غیر یقینی ہو تو ایسی صورت میں حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دوا خشک ہے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا کیونکہ خشک دوا زخم کے منہ میں رہتی ہے اور تر دوا ڈالنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے کیونکہ ایسی صورت میں غالب احتمال یہی ہے کہ وہ دوا اندر پہنچ جاتی ہے۔ حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تک غیر یقینی صورت ہو خواہ دوا تر ہو یا خشک۔ کسی صورت میں بھی روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ ایسی صورت میں غذا اور دوا وغیرہ کے پہنچنے میں تردد اور شک ہوتا ہے کہ یہ دوا وغیرہ اندر پہنچی ہے یا نہیں اور شک کی بنیاد پر روزہ نہیں ٹوٹتا۔

---

[1] قال العلامة شمس الدين السرخسي رحمة اللہ تعالیٰ علیه و أبو حنيفة - رحمه الله تعالى - يقول: المفسد للصوم وصول المفطر إلى باطنه فالعبرة للواصل لا للمسلک۔ (المبسوط للسرخسی، ج۳، ص ۶۸، الناشر: دار المعرفة- بيروت)
وقال ایضًا وأكثر مشايخنا - رضي الله عنهم - أن العبرة بالوصول، الخ۔ (المبسوط للسرخسی، ج۳، ص ۶۸، الناشر: دار المعرفة- بيروت)
وفی العنایۃ واکثر مشایخنا علی ان العبرۃ للوصول، الخ۔ (العنایۃ بھامش فتح القدیر، ج۲، ص ۲۶۶)

خلاصہ یہ کہ آئمہ ثلاثہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ سب کا اس پر اتفاق ہے کہ جب یہ یقین اور علم حاصل ہو جائے کہ وہ اندر کو پہنچ گئی خواہ دوا یا غذا منہ و حلق وغیرہ کسی قدرتی سوراخ کے ذریعے پہنچ جائے یا کسی زخم وغیرہ کے ذریعے اس سے بہر حال روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔[1] اور یہ تو ظاہر ہے کہ انجکشن کے ذریعے سے دوا یقینی طور پر سرعت کے ساتھ پورے بدن کے اندر پہنچ جاتی ہے لہٰذا انجکشن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

ایک اشکال کا جواب

اگر کوئی یہ اشکال کرے کہ پیٹ یا دماغ کے زخم میں دوا تو براہ راست معدہ یا دماغ میں پہنچ جاتی ہے اور انجکشن میں ایسا نہیں ہوتا بلکہ وہ تو خون میں مل کر بدن اور معدہ میں پہنچتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو یہ اشکال ہی درست نہیں کہ پیٹ کے زخم سے مراد صرف وہی زخم ہے جو معدہ تک پہنچ گیا ہو اگر بالفرض اس سے ایسا زخم مراد لیا جائے تو پھر بھی اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ جب وہ دوا بغیر کسی اختلاط کے بدن اور معدہ میں پہنچ جائے تو پھر اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ورنہ نہیں۔ اور اگر اس سے یہ مراد لیا جائے پھر تو یہ مسئلہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور صاحبین کے درمیان

---

[1] ولو داوى جائفة أو آمة بدواء فوصل إلى جوفه أو دماغه أفطر عند أبي حنيفة رحمه الله والذي يصل هو الرطب وقالا لا يفطر لعدم التيقن بالوصول لانضمام المنفذ مرة واتساعه أخرى كما في اليابس من الدواء، الخ۔ (الهداية شرح البداية، ج ۱، ص ۱۲۵، الناشر المكتبة الإسلامية)

وقال ابن الهمام وَحِينَئِذٍ فَلَا تَحْرِيرَ فِي الْعِبَارَةِ لِأَنَّهُ بَعْدَ أَنْ أَخَذَ الْوُصُولَ فِي صُورَةِ الْمَسْأَلَةِ يَمْتَنِعُ نَقْلُ الْخِلَافِ فِيهِ، وَإِذًا لَا خِلَافَ فِي الْإِفْطَارِ عَلَى تَقْدِيرِ الْوُصُولِ، إنَّمَا الْخِلَافُ فِيمَا إذَا كَانَ الدَّوَاءُ رَطْبًا فَقَالَ: يُفْطِرُ لِلْوُصُولِ عَادَةً، وَقَالَا: لَا لِعَدَمِ الْعِلْمِ بِهِ۔ (فتح القدير، ج ۲، ص ۲٦۷)

وفی الدر المختار: فوصل الدواء حقيقة إلى جوفه ودماغه، الخ۔ (الدر المختار، ج ۲، ص ۴۴۲)

وفی رد المحتار: أَشَارَ إلَى أَنَّ مَا وَقَعَ فِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ مِنْ تَقْيِيدِ الْإِفْسَادِ بِالدَّوَاءِ الرَّطْبِ مَبْنِيٌّ عَلَى الْعَادَةِ مِنْ أَنَّهُ يَصِلُ وَإِلَّا فَالْمُعْتَبَرُ حَقِيقَةُ الْوُصُولِ، حَتَّى لَوْ عَلِمَ وُصُولَ الْيَابِسِ أَفْسَدَ أَوْ عَدَمَ وُصُولِ الطَّرِيِّ لَمْ يُفْسِدْ وَإِنَّمَا الْخِلَافُ إذَا لَمْ يَعْلَمْ يَقِينًا فَأَفْسَدَ بِالطَّرِيِّ حُكْمًا بِالْوُصُولِ نَظَرًا إلَى الْعَادَةِ وَنَفَيَاهُ۔ (كذافی الفتح (رد المحتار، ج ۲، ص ۱۰۲)

اختلافی نہ رہتا، بلکہ سب کے نزدیک بالاتفاق روزہ ٹوٹ جاتا۔ اختلاف اس لئے پیدا ہوا کہ صاحبین کے نزدیک اس زخم کے ذریعے معدہ یا دماغ میں دوا کا پہنچنا مشکوک ہے۔ بلکہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی خشک اور تر دوا میں اس لئے فرق کرتے ہیں کہ خشک دوا اندر جانے کی بجائے زخم کی رطوبت کو گاڑھا اور جمع کر لیتی ہے اور زخم کو خشک کر کے اس کے منہ کو بند کر دیتی ہے اور تر دوا کے بارے میں یہ غالب گمان ہوتا ہے کہ وہ زخم کے اندر خون یا پیپ وغیرہ کی رطوبت کے ساتھ مل کر معدہ میں پہنچ جاتی ہے جیسا کہ اس کی پوری وضاحت کتب فقہ میں موجود ہے۔[1]

جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ کسی دوا کے بارے میں جب یہ غالب گمان ہو جائے کہ وہ خون وغیرہ میں خلط ملط ہو کر بدن کے اندر پہنچ گئی تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے تو انجکشن کے ذریعے جو غذا یا دوا بدن میں پہنچائی جاتی ہے اس سے تو بالاتفاق روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ انجکشن کے ذریعے تو یقینی طور پر دوا بدن کے اندر پہنچائی جاتی ہے۔

کھانے پینے کی قدرتی اور فطری راہ صرف ایک ہی ہے اور وہ حلق ہے

بدن کے اندر رگوں، نسوں کا معلوم کرنا یا ان قدرتی راہوں کو معلوم کرنا جو معدہ کو پہنچتی ہیں یا کسی چیز کا معدہ وغیرہ میں پہنچنا یہ تمام امور ایسے ہیں جن کا تعلق بدن کے علم و تجربہ اور مشاہدہ سے ہے اور اس میں ماہرین فن کے تجربہ اور مشاہدہ کو معتبر مانا جاتا ہے۔[2] لہٰذا اہل فن یعنی علم الابدان کے

---

[1] قال العلامة شمس الدين السرخسى رحمة اللہ تعالیٰ عليه: فاليابس إنما يستعمل في الجراحة لاستمساك رأسها به فلا يتعدى إلى الباطن، والرطب يصل إلى الباطن عادة فلهذا فرق بينهما والدليل على أن العبرة لما قلنا أن اليابس يترطب برطوبة الجراحة، الخ۔ (المبسوط للسرخسى، ج ٢، ص ٦٨)

وفى الهداية: وَلَهُ أَنَّ رُطُوبَةَ الدَّوَاءِ تَلَاقِي رُطُوبَةَ الْجِرَاحَةِ فَيَزْدَادُ مَيْلًا إلَى الْأَسْفَلِ فَيَصِلُ إلَى الْجَوْفِ، بِخِلَافِ الْيَابِسِ لِأَنَّهُ يُنَشِّفُ رُطُوبَةَ الْجِرَاحَةِ فَيَنْسَدُّ فَمُهَا۔ (الهداية شرح البداية، ج ١، ص ١٢٥)

[2] مرد کے آلہ تناسل میں دوا، تیل وغیرہ ٹپکانے کی بحث میں صاحب ہدایہ لکھتے ہیں کہ:

ماہرین بلکہ تجربہ سے یہ بات معلوم ہے کہ معدہ میں دوا یا غذا کے پہنچنے کی فطری اور قدرتی راہ صرف ایک ہی ہے اور وہ حلق ہے عام طور پر منہ کے دروازے سے ہی کوئی چیز حلق کے اندر چلی جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے بندوں کی ضرورت کے تحت حلق میں کسی چیز کے داخل ہونے کے لئے ایک ایمر جنسی قدرتی راہ ناک کے سوراخ کو بنایا ہے جس کے ذریعے حلق میں براہ راست کوئی چیز پہنچ سکتی ہے۔ اس کے علاوہ کسی دوسری قدرتی راہ اور سوراخ سے معدہ میں کوئی چیز نہیں پہنچ سکتی یہاں تک کہ ستر کے مقامات سرین اور شرمگاہ کی راہ سے بھی کوئی چیز خود بخود اوپر جا کر معدہ میں نہیں پہنچ سکتی۔ کیونکہ نیچے کے راستے قدرت نے فضلہ خارج ہونے کے لئے بنائے ہیں اور ان راہوں سے پیشاب، پاخانہ خارج ہوتا ہے اور معدہ اور جائے پاخانہ کے درمیان اوپر سے نیچے تک کافی فاصلہ ہے، پھر ان دونوں کے درمیان پیچ در پیچ انتڑیاں ہیں اور وہ بھی فضلہ سے بھری رہتی ہیں، اور اوپر سے اس کا بھی دباؤ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں ایک قطرہ تیل یا پانی یا انگلی کی تری کا خود بخود معدہ میں پہنچنا صرف مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ حالانکہ کتب فقہ میں یہ بات صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ ان ستر کے مقامات میں تر انگلی یا روئی وغیرہ کا پھنبہ داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور انجکشن کے ذریعے تو دوا کا صرف اثر نہیں بلکہ خود دوا کے اجزاء پورے بدن میں سرایت کرتے ہیں اور معدہ میں بھی پہنچتے ہیں تو اس سے روزہ فاسد ہو جانے میں کیا شک رہ جاتا ہے۔ واللہ اعلم!

"وهذا ليس من باب الفقه"۔

اور اس کی تشریح میں صاحب عنایہ لکھتے ہیں:

ای فقه الشريعة بل يرجع الى معرفة فقه الطب"۔

اور ابن الھمام اس عضو کی بحث میں لکھتے ہیں:

"يفيد انه لا خلاف لو اتفقوا على تشريح هذا العضو"۔ (دیکھیے فتح القدیر، ج ۲، ص ۲٦۷)

روزہ ٹوٹنے کے لئے ضروری نہیں کہ دوا معدہ یا دماغ میں پہنچے

فقہ کی کتابوں سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ دوا وغیرہ کا معدہ اور دماغ میں پہنچنا ضروری نہیں بلکہ روزہ دار جب کسی کو بدن کے اندر داخل کر دے اور وہ چیز بدن کے اندر ٹھہر بھی جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

اس سے متعلق چند مسائل کو بطور نمونہ پیش کر دیتا ہوں:

(الف) اگر کسی عورت نے مخصوص عضو میں روئی کا پھایہ سار کھا اور وہ فرجِ داخل میں پہنچ گیا تو فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(ب) اگر کسی وسوسے والے شخص نے استنجاء کے وقت پانی سے تر انگلی کو اندر داخل کیا تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔[1] حالانکہ یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ ان مذکورہ دونوں صورتوں میں انگلی کی تری یا پھایہ تو معدہ میں کسی طرح بھی نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن پھر بھی ان چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ حالانکہ ایسی صورت میں ان چیزوں سے کوئی غذائیت حاصل ہوتی ہے نہ لذت، نہ یہ معدہ کو پہنچتی ہیں، نہ دماغ کو پھر بھی اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے تو آخر انجکشن جس کے ذریعے غذا بھی بدن کو پہنچائی جاتی ہے اور دوا بھی بلکہ اس کے ذریعے غذا یا دوا صرف معدہ اور دماغ میں نہیں بلکہ پورے بدن میں پہنچتی ہے تو اس سے روزہ کیونکر نہیں ٹوٹتا؟۔

---

[1] وفي الإقطار في الأذن لم يشترط محمد رحمه الله الوصول إلى الدماغ حتى قال مشياخنا: إذا غاب في أذنه كفى ذلك لوجوب القضاء، وبعضهم شرطوا الوصول۔ (المحيط البرهانی، ج ۲، ص ۵۵۷)

وفيه ايضًا إذا رمت المرأة القطنة في قبلها إن انتهت إلى الفرج الداخل، وهو رحمها انتقض صومها؛ لأنه تم الدخول۔ (المحيط البرهانی، ج ۲، ص ۵۵۷)

وفی الدر المختار: (أو أدخل أصبعه اليابسة فيه) أي دبره أو فرجها ولو مبتلة فسد۔ وفی رد المحتار لِبَقَاءِ شَيْءٍ مِنْ الْبِلَّةِ فِي الدَّاخِلِ، الخ۔ (ردالمحتار، ج ۲، ص ۹۹)

دشوار ترین اور غیر مشکل امور میں فرق

شریعت اسلامیہ دشوار ترین اور غیر دشوار مسائل کے احکام میں بھی فرق کرتی ہے اور جن چیزوں سے عادۃً بچنا انتہائی مشکل ہے اور جن سے بچنا مشکل نہیں ان دونوں کے مسائل کے احکام میں بھی فرق کرتی ہے۔ اور روزے کی ایک ہی نوع کے بہت سے مسائل میں یہی فرق فقہ کی کتابوں میں موجود ہیں۔

ہم یہاں چند ایسی مثالوں کو بطور نمونہ پیش کرتے ہیں جو کتب فقہ میں صراحت کے ساتھ موجود ہیں اور وہ معروف و مشہور مسائل بھی ہیں:

۱۔ دھواں یا غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ ان چیزوں سے عادتاً بچنا انتہائی مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو آٹا پیسنے، آٹا چھاننے یا غلہ صاف کرنے کی بھی ضرورت پڑتی ہے اور روٹی وغیرہ پکانے اور آگ جلانے کی ضرورت بھی، اور ظاہر ہے کہ ایسی صورتوں میں دھواں یا گرد و غبار سے بچنا انتہائی مشکل اور دشوار ہے۔ اس لئے شریعت میں یہ معاف ہے اور اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اس کے برعکس اگر کسی نے اگربتی وغیرہ کے دھویں کو ناک سے کھینچا تو روزہ جاتا رہا بلکہ اگر سگریٹ اور حقہ پیا تو کفارہ بھی لازم آئے گا کیونکہ اس سے بچنا کوئی دشوار نہیں۔

۲۔ غسل کرتے وقت خود پانی کان کے اندر چلا گیا تو اس سے بالاتفاق روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر کسی روزہ دار نے خود اپنے فعل سے پانی کو کان میں ٹپکا دیا تو اس سے بعض فقہاء کے نزدیک روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کی وجہ وہ یہی بتاتے ہیں کہ پہلی صورت میں بچنا دشوار ہے جبکہ دوسری صورت میں بچنا کوئی مشکل نہیں۔

۳۔ اگر مکھی اڑ کر حلق میں چلی گئی تو روزہ باقی ہے۔ لیکن اگر منہ کے اندر گئی اور قصداً نگلی تو روزہ جاتا رہا۔[1]

۴۔ آنسو کے ایک دو قطرے منہ میں چلے گئے یا چہرے سے ایک دو قطرے پسینے کے منہ میں چلے گئے اور انہیں نگل گیا تو ایسی صورت میں روزہ باقی رہا کیونکہ اس قدر عام اور معمولی چیزوں سے بچنا دشوار ہے اگر اس سے زیادہ مقدار میں آنسو یا پسینہ منہ میں چلا گیا اور نگل گیا کہ اس کی نمکینی پورے منہ میں محسوس ہوئی تو روزہ جاتا رہا کیونکہ اس سے بچنا دشوار نہیں۔ اسی طرح اگر آنسو یا پسینے کا ایک قطرہ قصداً منہ میں ڈال کر نگل لیا تو روزہ جاتا رہا۔[2]

۵۔ کلی کے وقت ضرور بالضرور کچھ نہ کچھ پانی کی تری منہ میں رہ جاتی ہے اور منہ کے لعاب کے ساتھ مل کر حلق کے اندر چلی جاتی ہے۔ چونکہ اس سے بچنا انتہائی مشکل ہے اس لئے پانی کی ایسی تری معاف ہے۔ اس کے برعکس ایک دو قطرے پانی قصداً حلق کے اندر ٹپکانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، چونکہ انجکشن لگانا ایک اختیاری امر ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ اختیاری امر سے بچنا کوئی دشوار نہیں اس لئے انجکشن کے ذریعے دوائی جسم کے اندر داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

---

[1] وفی الدر المختار أَوْ دَخَلَ غُبَارٌ أَوْ ذُبَابٌ أَوْ دُخَانٌ وَلَوْ ذَاكِرًا اسْتِحْسَانًا لِعَدَمِ إمْكَانِ التَّحَرُّزِ عَنْهُ، وَمُفَادُهُ أَنَّهُ لَوْ أَدْخَلَ حَلْقَهُ الدُّخَانَ أَفْطَرَ أَيَّ دُخَانٍ كَانَ وَلَوْ عُودًا أَوْ عَنْبَرًا لَهُ ذَاكِرًا لِإِمْكَانِ التَّحَرُّزِ عَنْهُ وفی رد المحتار أَيْ بِأَيِّ صُورَةٍ كَانَ الْإِدْخَالُ، حَتَّى لَوْ تَبَخَّرَ بِبَخُورٍ وَآوَاهُ إلَى نَفْسِهِ وَاشْتَمَّهُ ذَاكِرًا لِصَوْمِهِ أَفْطَرَ لِإِمْكَانِ التَّحَرُّزِ عَنْهُ ـــــ وَلَا يُتَوَهَّمُ أَنَّهُ كَشَمِّ الْوَرْدِ وَمَائِهِ وَالْمِسْكِ لِوُضُوحِ الْفَرْقِ بَيْنَ هَوَاءٍ تَطَيَّبَ بِرِيحِ الْمِسْكِ وَشِبْهِهِ وَبَيْنَ جَوْهَرِ دُخَانٍ وَصَلَ إلَى جَوْفِهِ بِفِعْلِهِ إمْدَادٌ وَبِهِ عُلِمَ حُكْمُ شُرْبِ الدُّخَانِ وَنَظَمَهُ الشُّرُنْبُلَالِيُّ فِي شَرْحِهِ عَلَى الْوَهْبَانِيَّةِ بِقَوْلِهِ: وَيُمْنَعُ مِنْ بَيْعِ الدُّخَانِ وَشُرْبِهِ وَشَارِبُهُ فِي الصَّوْمِ لَا شَكَّ يُفْطِرُ وَيَلْزَمُهُ التَّكْفِيرُ لَوْ ظَنَّ نَافِعًا كَذَا دَافِعًا شَهَوَاتِ بَطْنٍ فَقَرِّرُوا۔ (رد المحتار، ج ۲، ص ۹۷، ۹۸)

[2] الدموع اذا دخل فم الصائم ان کان قلیلاً کالقطرة و القطرتین و نحو ذک لا یفسد صومه لانه لا یمکن التحرز عنه و ان کان کثیرًا حتی و جد ملوحته فی جمیع فمه ـــ یفسد صومه لانه لا یمکن لا حتراز عنه و کذلک الجواب فی عرق الوجه لو دخل فم الصائم۔ (الولولجیة، ج ۲، ص ۲۱۸)

اثر و اجزاء کے حکم میں فرق

فقہ کی کتابوں میں یہ بات بھی بڑی وضاحت کے ساتھ موجود ہے کہ اگر کسی چیز کے اجزاء بدن کے اندر پہنچ جائیں تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اگر کسی چیز کے اجزاء بدن میں داخل نہ ہوں بلکہ صرف اس چیز کا بدن پر پڑ جائے یا اس کا اثر بدن کے اندر محسوس ہو تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مثلاً اگر کوئی روزہ دار غسل کرے یا ایئر کنڈیشن کمرے میں لیٹ جائے یا پنکھا چلائے اور اس سے جسم ٹھنڈا ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی پھول کو سونگھے یا گلاب مشک وغیرہ کے عطر کو سونگھے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ ایسی صورت میں پھول یا عطر کے اجزاء بدن میں داخل نہیں ہوتے۔ بلکہ صرف خوشبو کا اثر بدن میں پہنچتا ہے۔ اس کے برعکس کسی نے اپنے فعل سے اگر بتی یا کسی اور چیز کے دھوئیں کو اپنے اندر داخل کیا تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ اس صورت میں دھوئیں کا اثر نہیں بلکہ خود دھوئیں کے اجزاء کو اندر داخل کر دیا۔[1] اور انجکشن کے ذریعے بھی خود دوا یا غذا کے اجزاء کو داخل کیا جاتا ہے لہٰذا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

---

[1] وفی الھدایۃ مع العنایۃ: وَلَوْ اكْتَحَلَ لَمْ يُفْطِرْ وَإِنْ وَجَدَ طَعْمَهُ فِي حَلْقِهِ لِأَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ الْعَيْنِ وَالدِّمَاغِ مَنْفَذٌ فَمَا وَجَدَ فِي حَلْقِهِ مِنْ طَعْمِهِ إنَّمَا هُوَ أَثَرُهُ لَا عَيْنُهُ۔۔۔ كَمَا إذَا اغْتَسَلَ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ فَوَجَدَ بُرُودَةَ الْمَاءِ فِي كَبِدِهِ، اھ۔ (العنایۃ بھامش فتح القدیر، ج ۲، ص ۲۵۷)

وفی الدر المختار: ومفادہ أنہ لو أدخل حلقہ الدخان أفطر۔

ولا یتوھم أنہ کشم الورد ومائہ والمسک لوضوح الفرق بین ھواء تطیب بریح المسک وشبھہ وبین جوھر دخان وصل إلی جوفہ بفعلہ، اھ۔ (ردالمحتار، ج ۲، ص ۹۷)

وایضًا فی الدر المختار: لا) یکرہ دھن شارب ولا کحل۔

وذکر في الإمداد أول الباب أنہ یؤخذ من ھذا أنہ لا یکرہ للصائم شم رائحۃ المسک والورد ونحوہ مما لا یکون جوھرا امتصلا کالدخان، الخ۔ (ردالمحتار، ج ۲، ص ۱۱۳)

وفی البدائع: وَكَذَا لو دَهَنَ رَأْسَهُ أو أَعْضَاءَهُ فَتَشَرَّبَ فيه أَنَّهُ لَا يَضُرُّهُ لِأَنَّهُ وَصَلَ إلَيْهِ الْأَثَرُ لَا الْعَيْنُ۔ (بدائع الصنائع، ج ۲، ص ۹۳)

جن طریقوں اور راستوں سے بدن میں کوئی چیز داخل ہوتی ہے ان کے اقسام اور ان کے متعلق روزہ کے احکام کا خلاصہ

جن راستوں طریقوں اور سوراخوں کے ذریعے انسانی بدن میں کوئی چیز داخل ہوتی ہے وہ کئی قسم کے ہیں۔ اور فقہ کی کتابوں میں مختلف منافذ و مخارق یعنی سوراخوں کے متعلق مسائل روزہ کے احکام مختلف ہوتے ہیں۔ یہاں آسانی کی خاطر ان کو چار حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ان میں سے تین قسمیں قدرتی منافذ و سوراخ ہیں اور ایک قسم مصنوعی ہے اب یہاں ان کی تفصیل اور ہر ایک قسم کے متعلق احکام کو پڑھ لیجیے۔

۱۔ کھانے پینے کے لئے فطری اور قدرتی راہ اور سوراخ منہ اور حلق ہے۔ اس سوراخ اور راہ سے جو چیز بھی یاد کے ساتھ قصداً بدن کے اندر داخل کی جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے خواہ وہ چیز کھانے پینے کے قابل ہو یا نہ ہو۔ خواہ وہ چیز زیادہ ہو یا تھوڑی اس سے بدن کی اصلاح مقصود ہو یا نہ ہو بہر حال اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے مثلاً روزہ یاد ہونے کے باوجود تھوڑا سا پانی پیا یا کنکر کھایا یا دھواں منہ کے اندر داخل کیا تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے بلکہ بعض صورتوں میں کفارہ بھی واجب ہوتا ہے جیسا کہ اس کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔

۲۔ وہ قدرتی راستے اور سوراخ جو منہ اور حلق کے علاوہ ہیں وہ ناک، کان اور ستر کے مقامات ہیں ان راستوں کے ذریعے بھی بدن کے اندر تیل پانی وغیرہ داخل ہوتا ہے اور ان راستوں میں جب تیل دوا وغیرہ کو داخل کیا جاتا ہے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ کان میں پانی قصداً ٹپکانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک روزہ ٹوٹ جاتا ہے، بعض کے نزدیک نہیں۔ جو علماء کان میں پانی ٹپکانے سے روزہ ٹوٹنے کے قائل نہیں وہ حضرات اس کی ایک وجہ بیان کرتے ہیں کہ

کان میں پانی ڈالنا بدن کے لئے مفید نہیں جیسا کہ اس کا بیان پہلے گزر چکا ہے اور اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ پانی عام طور پر کان کے پردوں میں جذب ہو کر اندر نہیں ٹھہرتا بلکہ باہر آجاتا ہے، اس کے برعکس تیل وغیرہ جذب ہو کر بدن کے اندر ٹھہر جاتا ہے۔ واللہ اعلم!

اسی طرح کا اختلاف مرد کے آلہ تناسل کے متعلق بھی ہے۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مرد کے آلہ تناسل کی نالی میں پانی نہیں ٹھہرتا بلکہ واپس گر جاتا ہے۔ واللہ اعلم!

بہرحال مذکورہ بالا دوسری قسم کے راستوں سے اگر بدن کے اندر کوئی چیز داخل کی جائے اور وہ چیز بدن کے اندر ٹھہر جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ کان اور آلہ تناسل کی نالی میں پانی ٹپکانے کے بارے میں علماء کا جو اختلاف ہے اس کی وجہ یہ نہیں کہ وہ بدن کے لئے مفید نہیں بلکہ اس کی درست وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ ان راہوں سے داخل ہونے والی چیز کے بارے میں یہ یقین نہیں ہوتا کہ وہ بدن کے اندر ٹھہرتی ہے یا نہیں لیکن جہاں یہ یقین ہو جائے تو وہاں صحیح یہ ہے کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔[1]

---

[1] وفی البحر: وَأَطْلَقَ فِي الْإِقْطَارِ فِي الْأُذُنِ فَشَمِلَ الْمَاءَ وَالدُّهْنَ بِلَا خِلَافٍ أما الْمَاءُ فَاخْتَارَ الْهِدَايَةِ عَدَمَ الْإِفْطَارِ بِهِ سَوَاءٌ دخل بِنَفْسِهِ أو أَدْخَلَهُ وَصَرَّحَ الْوَلْوَالِجِيُّ بِأَنَّهُ لَا يُفْسِدُ صَوْمَهُ مُطْلَقًا على الْمُخْتَارِ مُعَلِّلًا بِأَنَّهُ لم يُوجَدْ الْفِطْرُ صُورَةً وَلَا مَعْنًى لِأَنَّهُ مِمَّا لَا يَتَعَلَّقُ "الْمُحِيطِ" وفي فَتَاوَى قاضيخان أَنَّهُ إنْ خَاضَ الْمَاءَ فَدَخَلَ أُذُنَهُ لَا يُفْسِدُ وَإِنْ صَبَّ الْمَاءَ في أُذُنِهِ فَالصَّحِيحُ أَنَّهُ يُفْسِدُ لِأَنَّهُ وَصَلَ إلَى الْجَوْفِ بِفِعْلِهِ وَرَجَّحَهُ الْمُحَقِّقُ في فَتْحِ الْقَدِيرِ۔ وفی منحة الخالق على البحر وَالْأَوْلَى تَفْسِيرُهَا بِالْإِدْخَالِ بِصُنْعِهِ كَمَا عَلَّلَ بِهِ الْإِمَامُ قَاضِي خَانْ الْفَسَادَ بِإِدْخَالِ الْمَاءِ أُذُنَهُ بِأَنَّهُ مُوَصِّلٌ إلَيْهِ بِفِعْلِهِ فَلَا يُعْتَبَرُ فِيهِ صَلَاحُ الْبَدَنِ كَمَا لَوْ أَدْخَلَ خَشَبَةً وَغَيَّبَهَا إلَى آخِرِ كَلَامِهِ اھ۔ (البحر الرائق، ج ۲، ۲۷۹)

وفی الهداية: لَوْ أَقْطَرَ فِي إحْلِيلِهِ لَمْ يُفْطِرْ) عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ، وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ: يُفْطِرُ، وَقَوْلُ مُحَمَّدٍ: مُضْطَرِبٌ فِيهِ فَكَأَنَّهُ وَقَعَ عِنْدَ أَبِي يُوسُفَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَوْفِ مَنْفَذًا و قال المحقق الامام بن الهمام رحمة الله تعالیٰ عليه يُفِيدُ أَنَّهُ لَا خِلَافَ لَوْ اتَّفَقُوا عَلَى تَشْرِيحِ هَذَا الْعُضْوِ فَإِنَّ قَوْلَ أَبِي يُوسُفَ بِالْإِفْسَادِ إنَّمَا هُوَ بِنَاءً عَلَى قِيَامِ الْمَنْفَذِ بَيْنَ الْمَثَانَةِ وَالْجَوْفِ، فَيَصِلُ إلَى الْجَوْفِ مَا يَقْطُرُ فِيهَا، وَقَوْلُهُ بِعَدَمِهِ بِنَاءً عَلَى عَدَمِهِ۔۔۔۔۔ وَهَذَا اتِّفَاقٌ مِنْهُمْ عَلَى إنَاطَةِ الْفَسَادِ بِالْوُصُولِ إلَى الْجَوْفِ وَيُفِيدُ أَنَّهُ إذَا عَلِمَ أَنَّهُ لَمْ يَصِلْ بَعْدُ بَلْ هُوَ فِي قَصَبَةِ الذَّكَرِ لَا يَفْسُدُ، وَبِهِ صَرَّحَ غَيْرُ وَاحِدٍ. قَالَ فِي شَرْحِ الْكَنْزِ: وَبَعْضُهُمْ جَعَلَ الْمَثَانَةَ نَفْسَهَا جَوْفًا عِنْدَ أَبِي يُوسُفَ۔ (فتح القدير، ج ۲، ص ۲۶۷ تا ۲۶۸)

اگر ان قدرتی سوراخوں میں صلاح بدن کی قید لگائی جائے پھر تو جائے پاخانہ میں پانی داخل کرنے سے روزہ فاسد نہ ہو گا کیونکہ اس راہ سے بدن کے لئے پانی مفید ہونے کی بجائے سخت نقصان دہ ہے۔[1]

۳۔ بدن میں تیسری قسم کے قدرتی سوراخ وہ ہیں جن کو مسام کہتے ہیں اور یہ وہ چھوٹے چھوٹے سوراخ ہیں جو بالوں کی جڑوں میں دکھائی دیتے ہیں چونکہ یہ مسام بالوں کی جڑوں کی حد تک بالکل جلد کے ابتدائی اوپر کے حصے میں ہوتے ہیں پھر انتہائی باریک ہونے کے ساتھ ساتھ بالوں کی جڑوں پر ہوتے ہیں اس لئے ان مسام کے ذریعے پہلے تو عموماً جلد کے اوپر ابتدائی حصے میں کسی چیز کے اجزاء داخل نہیں ہو سکتے بلکہ صرف اس کا اثر اندر محسوس ہوتا ہے۔ مثلاً غسل کے وقت پانی کی ٹھنڈک محسوس کرنا یا ٹھنڈی ہواؤں سے بدن کا ٹھنڈا ہو جانا یا تیل کی مالش سے بدن کو راحت و سکون ملنا۔ اگر ان مسام کے ذریعے تیل وغیرہ کے قلیل اجزاء بھی ہوتے ہیں تو وہ اوپر اوپر صرف بالوں کی جڑوں کی حد تک ہوتے ہیں جن کا کوئی اعتبار نہیں۔ خلاصہ یہ کہ بدن کے اندر جو اثر پہنچتا ہے یا جو تیل وغیرہ کے قلیل اجزاء جذب ہو کر ختم ہو جاتے ہیں وہ شریعت اسلامی میں معاف ہیں اور یہی حکم آنکھوں میں پانی دوا ڈالنے یا سرمہ لگانے کا ہے جیسا کہ اس کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔

۴۔ چوتھی قسم کے راستے اور سوراخ وہ ہیں جو قدرتی نہیں بلکہ کسی زخم کی وجہ سے بدن میں کوئی گڑھا یا سوراخ ہو جاتا ہے یا کوئی موذی جانور بچھو وغیرہ کسی کو ڈس لیتا ہے یا کوئی شخص خود اپنے بدن کے اندر کوئی سوئی وغیرہ داخل کر دیتا ہے۔

---

[1] قال المحقق الامام ابن الھمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لا یقام فِیهِ صَلَاحُ الْبَدَنِ۔ لِأَنَّا نَقُولُ: ذَكَرُوا أَنَّ إِيصَالَ الْمَاءِ إِلَى هُنَاكَ يُوَرِّثُ دَاءً عَظِيمًا، الخ۔ (فتح القدیر، ج ۲، ص ۲۶۶)

۵۔ غرض قدرتی سوراخوں کے علاوہ بدن کے اندر جتنے سوراخ پیدا ہوتے ہیں ان کو مصنوعی منافذ اور سوراخ اور راستے کہیں گے۔ ان مصنوعی راستوں اور سوراخوں کے ذریعے اگر کوئی چیز بدن کے اندر جبرًا داخل کی جاتی ہے اور اس سے بدن کی اصلاح اور لذت وغیرہ مقصود نہ ہو تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اس کے متعلق چند مثالیں یہ ہیں:

ا۔ کسی روزہ دار کے بدن میں چھری، نیزہ یا تیر وغیرہ داخل کیا جائے اور اس چھری وغیرہ کی نوک ٹوٹ کر بدن کے اندر رہ جائے یا کسی روزہ دار کو گولی لگ جائے اور وہ گولی بدن کے اندر پھنس جائے۔

۲۔ روزہ دار کو کسی بچھو یا بھڑ وغیرہ نے ڈس لیا اور اس نے اپنے ڈنگ کے ذریعے اس کے بدن میں اپنا زہر پہنچایا۔

اسی طرح ہر وہ چیز جس سے بدن کی اصلاح مقصود نہ ہو وہ چیز جب روزہ دار کے جسم میں مصنوعی راہ سے جبرًا داخل کی جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا اس کے برعکس اگر کوئی روزہ دار کسی چیز کو خود بخود بدن کے اندر کسی مصنوعی سوراخ سے داخل کر دے اور وہ وہاں ٹھہر جائے خواہ بدن کے لئے مفید ہو یا نہ ہو بہر حال اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اس کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

ا۔ کسی روزہ دار کے پیٹ یا سر میں گہرا زخم ہو گیا اور اس نے اس میں خشک یا تر دوا ڈالی اور اس دوا کے بارے میں یہ یقین ہو جائے کہ وہ پیٹ یا دماغ کے اندر چلی گئی تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اگر یہ یقین نہ ہو پھر بھی امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک تر دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ اس میں غالب احتمال اندر پہنچنے کا ہے اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس کے پہنچنے میں شک ہے اور شک سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ علمائے احناف نے اس مسئلہ

میں حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کو پسند کیا ہے اور اسی پر عمل ہے۔ یاد رہے اگر کسی روزہ دار کی مرضی کے بغیر جبرًا اس کے ان زخموں میں دوا ڈالی گئی تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ اس سے مقصود بدن کی اصلاح اور علاج ہے۔

۲۔ اگر کسی روزہ دار نے خود بخود اپنے بدن میں چھری یا نیزہ وغیرہ گھونپ دیا اور چھری وغیرہ نکالنے کے بعد چھری کی نوک بدن کے اندر رہ گئی یا اس نے خود بخود بدن پر گولی چلائی اور گولی اس کے بدن کے اندر پھنس گئی تو ایسی صورت میں اگر گولی اور چھری کی نوک وغیرہ بدن کے لئے مفید نہیں بلکہ ضرر دہ ہے لیکن چونکہ اس نے قصدًا اس کو اپنے بدن کے اندر داخل کیا اس لئے اس سے اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔[1]

مذکورہ بالا مناخذ اور سوراخوں کے اقسام سمجھنے کے بعد یہ بات اچھی طرح کھل جاتی ہے کہ انجکشن کے ذریعے بدن کو غذا یا دوا یا نشہ پہنچانا چوتھی مصنوعی قسم میں داخل ہے۔ انجکشن کی سوئی کے ذریعے بدن کے اندر غذا یا دوا پہنچائی جاتی ہے لہٰذا انجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے البتہ اس سے صرف قضا لازم ہے جیسا کہ اس کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔

---

[1] وفي فتاوى قاضي خان: وإن طعن برمح لا يفسد صومه وإن بقي الزج في جوفه لأنه لم يوجد منه الفعل ولا إصلاح البدن۔ (فتاوىٰ قاضی خان علی ہامش الفتاویٰ الهندية، ج ۱، ص ۲۰۹)

فی الدر المختار: أَوْ طُعِنَ بِرُمْحٍ فَوَصَلَ إِلَى جَوْفِهِ وَإِنْ بَقِيَ فِي جَوْفِهِ۔

وفی رد المحتار: أَيْ بَقِيَ زُجُّهُ وَهَذَا مَا صَحَّحَهُ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ قَاضِي خَانَ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وَاخْتَلَفُوا فِيهِ قَالَ بَعْضُهُمْ: يُفْسِدُهُ كَمَا لَوْ أَدْخَلَ خَشَبَةً فِي دُبُرِهِ وَغَيَّبَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا يَفْسُدُ وَهُوَ الصَّحِيحُ؛ لِأَنَّهُ لَمْ يُوجَدْ مِنْهُ الْفِعْلُ وَلَمْ يَصِلْ إلَيْهِ مَا فِيهِ صَلَاحُهُ، اهـ.

وَحَاصِلُهُ أَنَّ الْإِفْسَادَ مَنُوطٌ بِمَا إذَا كَانَ بِفِعْلِهِ أَوْ فِيهِ صَلَاحُ بَدَنِهِ، وَيُشْتَرَطُ أَيْضًا اسْتِقْرَارُهُ دَاخِلَ الْجَوْفِ۔ (رد المحتار، ج ۲، ص ۹۸)

انجکشن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

مذکورہ بالا دلائل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے خواہ وہ گوشت میں لگوایا جائے یا عروق، نسوں اور رگ میں۔ اس سے بہر حال روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اسی میں احتیاط ہے۔

لہٰذا روزہ کی حالت میں ہر قسم کے انجکشن لگوانے سے پرہیز کرنا چاہیئے، اگر کسی شدید ضرورت کے تحت انجکشن لگوانا پڑے تو یہ سمجھ کر لگوائیں کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور بعد میں اس روزہ کی قضا کریں۔ لیکن ایسی صورت میں یہ احتیاط بھی ضروری ہے کہ انجکشن لگوانے کے بعد مغرب تک کھانے پینے اور روزہ توڑنے والی چیزوں سے پرہیز کریں کیونکہ بہت سے علماء کرام جن میں سے بعض علم کے پہاڑ ہیں، ان کے نزدیک انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا لہٰذا جس طرح ماہِ رمضان میں دن کے وقت گھر واپس آنے والا مسافر پرہیز کرتا ہے اسی طرح اپنے آپ کو اس مسافر کی طرح سمجھیں جس نے سفر کی وجہ سے رمضان المبارک کا روزہ نہ رکھا ہو اور سفر کی حالت میں صبح سے کھاپی رہا ہو لیکن جب وہ دن کے کسی بھی وقت اپنے گھر پہنچتا ہے تو اس کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ بقیہ دن میں مغرب تک کھانے پینے وغیرہ سے پرہیز کرے اور بعد میں اس روزے کی قضا بھی اس پر لازم ہوتی ہے۔

اسی طرح روزہ دار کے لئے بھی انجکشن لگوانے کے بعد مغرب تک کھانے اور پینے جیسی چیزوں سے سخت پرہیز کرنا چاہیئے بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ جب تک کھانے پینے کی چیزوں کی کوئی ایسی سخت ضرورت پیش نہ آئے جس کی وجہ سے اس کو روزہ توڑنا جائز ہو اس وقت تک انجکشن

لگوانے کے بعد بھی مغرب تک ایسی چیزوں سے پرہیز کرے جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور بعد میں اس روزے کی قضا بھی ضرور کرے۔(واللہ اعلم)

(انجکشن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے)

حررہ:

العبد الفقیر السید احمد علی شاہ ترمذی حنفی سیفی

حال فقیر کالونی اورنگی ٹاؤن

جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ